رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — مقامًا محمودًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت دو پیسے

یوم جمعہ

جلد ۲۸ | ۱۱ ربیع الاول ۱۳۵۹ھ | ۱۹ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش | ۱۹ اپریل ۱۹۴۰ء | نمبر ۸۸

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نش کلنک اوتار ہونے کا دعویٰ

اور

بعض ہندو اخبارات

ہندوؤں کی مذہبی کتب میں عرصہ دراز سے یہ پیشگوئی چلی آتی ہے کہ آخری زمانہ میں جب دُنیا میں چاروں طرف گمراہی پھیل جائے گی۔ لوگوں کی اصلاح کے لئے کرشن جی کا دوبارہ ظہور ہوگا۔ جو "نش کلنک اوتار" یعنی معصوم اور بے عیب ہوں گے۔ اور جن کے ذریعہ دُنیا پھر صداقت پر قائم ہوگی۔ حق ترقی کرے گا۔ اور روحانیت کا غلبہ ہوجائے گا۔ ہندو قوم میں اس پیشگوئی کا اتنی کثرت اور تواتر کے ساتھ چرچا ہے کہ ہر سال اخبارات "کرشن نمبر" شائع کرتے ہیں۔ جن میں یہ ذکر کرنے کے بعد کہ زمانہ کی حالت بگڑ گئی ہے۔ التجا کی جاتی ہے کہ پیارے کرشن ایک بار پھر آؤ۔ چنانچہ ۱۹۲۱ء میں "پرتاپ" نے جو کرشن نمبر شائع کیا۔ اس میں عالم تخیل میں اس نے کرشن جی کو مخاطب ہوتے ہوئے لکھا:-

"پیارے کرشن، حیرت اور جاحیرت۔ تمہارے مقدس قدموں کی خاک پاکو سرمہ چشم بنانے والے آج سیل حوادث کا شکار ہیں۔ اور تم خاموش ہو۔ اے پیکر حیات۔ ہماری حیات اجتماعیہ منتشر ہے۔ آج ہم نگون بخت ذلت و خود غرضی کی دلدل میں مصروف کشمکش ہیں اے تاجدار روحانیت آؤ ہمیں عرفان کے رموز سمجھاؤ۔ بھگوان آج ہمیں تمہارا اپدیش یاد نہیں۔ آہ وہ جلوہ گاہ ناز کیوں سنسان ہے۔ ہائے اب ہمارے لئے مصافِ ہستی کیوں اجڑ گیا۔ اے بانسری کی صدا ایک بار پھر۔ ایک بار پھر صرف ایک بار سنائی دے اے برقِ جفا سوز چمک۔ صرف ایک بار چمک"

راولپنڈی کے ایک اخبار "سدرشن چکر" نے انہی ایام میں لکھا۔ کہ "آہ گوپال۔ شائد بھارت سے اب آپ کو پریم نہیں ہے۔ اگر یہی بے اعتنائی تھی۔ تو پھر کہا کیوں تھا۔ کہ جب جب دھرم کا ناش ہوگا۔ میں آؤں گا یہ وعدہ خلافی تیری شان کے خلاف ہے ہزاروں برس سے ہم راہ دیکھ رہے ہیں ہر سال تیرا جنم دن مناتے ہیں۔ اور اسی امید میں ہر سال لاکھوں دُعائیں کرتے ہیں پھر کیا ہم مایوس ہی رہیں گے۔ نہیں ہم ناامیدی کی ندی میں تیرنا نہیں جانتے۔ تو نے ہی یہ سبق ہمیں سکھا دیا تھا۔ پس اے کرشن اب کے تو درشن دے جا!"

کس قدر بے قراری ہے۔ جو ان الفاظ سے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور کس قدر سوز اور درد ہے۔ جو ان الفاظ میں پایا جاتا ہے یہ درد۔ یہ سوز۔ اور یہ بے قراری جس کا عرصہ دراز سے ہندو قوم مختلف طریقوں سے اظہار کرتی چلی آرہی تھی۔ کیونکر رائگان جا سکتی تھی۔ آسمان و زمین کے خدا نے اپنے بندوں کی اس حالت زار پر رحم کھایا۔ اور اس نے نش کلنک اوتار کو قادیان میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں مبعوث فرما دیا۔ آنے والا آیا۔ اور ایک جماعت بنا کر اپنے مولیٰ کے پاس چلا گیا۔ مگر وائے حسرت کہ دُنیا ابھی اسی موعود کے انتظار میں چشم براہ ہے۔ اور وہ اب بھی شری کرشن کے ظہور کی منتظر ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ محبوب ہزاروں جلووں کے ساتھ دُنیا میں ظاہر ہوا۔ اس نے اپنے حسن کو بے نقاب کر دیا اور مہر عالمتاب کی طرح اپنے نور سے لاکھوں دلوں کو منور کر دیا۔ مگر ان لوگوں کی بدقسمتی جو انتظار تو کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک ان کی آنکھیں موعود اقوام کو نہیں پہچان سکیں۔ اُن کے دل کی آگ بدستور انہیں کباب بنا رہی ہے۔ مگر انہیں یہ توفیق نہیں ملی۔ کہ وہ باران رحمت کے ایک چھینٹے سے اسے بجھا دیں۔ کاش وہ حسرت و آہ کی بجائے نعرہ ہائے مسرت بلند کرتے۔ کاش وہ اپنے بخت بیدار پر خوش ہوتے۔ کہ اس نے انہیں وہ مبارک زمانہ بخشا۔ جو اپنی برکات کے لحاظ سے گزشتہ کئی زمانوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ مگر ان کی حالت یہ ہے کہ جب محبت اور پیار کے ساتھ ان کے سامنے نش کلنک اوتار کو پیش کیا جاتا ہے۔ اور اس کی صداقت کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ تو وہ بجائے قبول کرنے کے ہنسی اور تمسخر سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ اسی طریق عمل کا ذکر کرتا ہوا اخبار "سوداجیہ دہلی" ہمارا پرچہ "احمدی صاحبان کا دعوئے نش کلنکی" کے زیر عنوان لکھتا ہے:۔ "آریہ سماجی اخبارات تو مرزائی اعلانات کا تمسخر اڑایا ہی کرتے تھے۔ مگر اب ان کے اس اعلان پر سناتن دھرمی جراند بھی چراغ پا ہیں۔ شری نش کلنک بھگوان کے اوصاف ایک لفظ نش کلنک میں ہی موجود ہیں۔ اور ہمارے خیال میں ہر انسان خود ہر دعویدار کو اس کسوٹی پر پرکھ سکتا ہے۔"

خدا تعالیٰ کے ماموروں کے دعاوی کو سن کر دُنیا نے ہمیشہ انہیں تمسخر اور استہزا کا نشانہ بنایا ہے اور قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے اس کا ذکر یوں فرمایا ہے ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ کہ کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا گیا جس سے تمسخر اور استہزا نہیں کیا گیا

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب سال رواں یعنی ۱۳۱۹ ہجری شمسی مطابق ۱۹۴۰ء عیسوی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۸۳۷	عبد العزیز خانصاحب	جالندھر	۸۷۲	سید محمد صاحب چیمہ	گجرات
۸۳۸	عبد الرؤف صاحب	فرخ آباد	۸۷۳	خوشی محمد صاحب "	"
۸۳۹	میاں کرم دین صاحب	شاہپور	۸۷۴	اہلیہ خوشی محمد صاحب "	"
۸۴۰	Asirud din Biswa.	Bengal	۸۷۵	محمود احمد خانصاحب چیمہ معہ اہل و عیال سات افراد	"
۸۴۱	بہشت بی بی صاحبہ	سرگودھا	۸۷۶	فضل الدین صاحب	سیالکوٹ
۸۴۲	امیر الدین صاحب	گورداسپور	۸۷۷	خیراں بی بی صاحبہ	جالندھر
۸۴۳	نعمت اللہ صاحب	"	۸۷۸	غلام محمد صاحب	"
۸۴۴	سید عبد الکریم صاحب	مونگھیر	۸۷۹	منیر حسن صاحب	امرتسر
۸۴۵	شمس العارفین صاحب	"	۸۸۰	ممتاز بیگم صاحبہ	"
۸۴۶	خالدین ظریف صاحب	"	۸۸۱	محمد صادق صاحب	گورداسپور
۸۴۷	سید عبد الستار صاحب	"	۸۸۲	سردار بیگم صاحبہ	"
۸۴۸	سید خلیل احمد صاحب	"	۸۸۳	فتح بی بی صاحبہ	"
۸۴۹	الطاف محمد صاحب	ہوشیارپور	۸۸۴	پیراں دتا صاحب	"
۸۵۰	علی محمد صاحب	گورداسپور	۸۸۵	سردار بی بی صاحبہ	"
۸۵۱	عبد الحق صاحب	ہوشیارپور	۸۸۶	غلام علی صاحب	"
۸۵۲	لوبانی بی بی صاحبہ	کیرنگ	۸۸۷	سکینہ بی بی صاحبہ	"
۸۵۳	Zobeda Khatoon	Idga	۸۸۸	ولی بہادر صاحب	ملتان
			۸۸۹	محمد شفیع صاحب	گورداسپور
۸۵۴	حسین بی بی صاحبہ	گورداسپور	۸۹۰	دین محمد صاحب	"
۸۵۵	سید آل احمد صاحب	مرادآباد	۸۹۱	نواب الدین صاحب	"
۸۵۶	سید عبد الواحد صاحب	"	۸۹۲	محمد علی صاحب	گوجرانوالہ
۸۵۷	ضمیر الدین خانصاحب	کٹک	۸۹۳	محمد شہید اللہ صاحب	میمن سنگھ
۸۵۸	دبیر الدین احمد خانصاحب	"	۸۹۴	رکھی صاحبہ	گورداسپور
۸۵۹	نصیر الدین صاحب	"	۸۹۵	برکت بی بی صاحبہ	"
۸۶۰	ابو الحسن صاحب	"	۸۹۶	غلام محمد صاحب	"
۸۶۱	عبد الحق صاحب	"	۸۹۷	برکت بی بی صاحبہ	"
۸۶۲	عبد الوہاب صاحب	"	۸۹۸	سلطان احمد صاحب	"
۸۶۳	اہلیہ عبد الحق صاحب	"	۸۹۹	ممتاز بیگم صاحبہ	"
۸۶۴	" عبد الوہاب صاحب	"	۹۰۰	امیر بخش صاحب	گوجرانوالہ
۸۶۵	غلام فاطمہ صاحبہ	جہلم	۹۰۱	مہر الدین صاحب	سیالکوٹ
۸۶۶	رسول بی بی صاحبہ	میرپور	۹۰۲	حاکم بی بی صاحبہ	"
۸۶۷	محمد امین صاحب نمبردار	جالندھر	۹۰۳	محمد شریف صاحب	"
۸۶۸	محمد شریف صاحب	چوہڑیوالہ	۹۰۴	محمد شفیع صاحب	"
۸۶۹	عبد الشکور خان صاحب	کوئٹہ	۹۰۵	سردار بی بی صاحبہ	"
۸۷۰	محمد حسین صاحب چیمہ	گجرات	۹۰۶	فضل کریم صاحب	جالندھر
۸۷۱	محمد امین صاحب	جہلم			

(باقی)

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کرشن ثانی سے آریہ اخبارات کے علاوہ سناتنی اخبارات بھی تمسخر اڑاتے ہیں۔ تو یہ ہمارے لئے کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ بلکہ کرشن ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ اور ہم ہندو صاحبان کے اس طرز عمل سے مایوس نہیں ہو سکتے۔ بلکہ انہیں اور زیادہ توجہ کے قابل سمجھتے۔ اور کرشن ثانی کی خوشخبری زیادہ وضاحت کے ساتھ ان کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے ہم معاصر "سوراجیہ" سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ از راہ مہربانی وہ اپنے ان الفاظ کی ذرا وضاحت فرما دیں۔ کہ "شری نش کلنک بھگوان کے اوصاف ایک لفظ نش کلنک میں ہی موجود ہیں۔ اور ہمارے خیال میں ہر انسان خود ہی ہر دعویدار کو اس کسوٹی پر پرکھ سکتا ہے" یعنی وہ یہ بتا دیں۔ کہ ان کے نزدیک شری نش کلنک بھگوان میں کونسے اوصاف کا پایا جانا ضروری ہے تاکہ ہم ان کی صحت اور عدم صحت کو پرکھ سکیں۔ اور جو اوصاف صحیح ثابت ہوں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں دکھا دیں۔ ہمارے نزدیک تو نش کلنک کے لفظی معنی معصوم اور بے عیب کے ہیں۔ اور یہ وہ وصف ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرشن ثانی میں بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ چنانچہ آپ نے مخالفین کو بارہا چیلنج دیا۔ کہ دعوے سے قبل کی میری چالیس سالہ زندگی ایسی پاک اور بے عیب ہے۔ کہ اس میں کوئی نقص نہیں نکالا جا سکتا۔ مگر باوجود اس کے کوئی سامنے نہ آیا۔ حالانکہ آپ کے خطرناک سے خطرناک دشمن دنیا میں موجود تھے۔ اور یہ آپ کی معصومیت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ نبی کے دعوے کے بعد کی زندگی بھی بے شک بے عیب ہوتی ہے۔ مگر اس وقت چونکہ مخالفت اور عناد کی وجہ سے معاندین کی صحیح قوت فیصلہ جاتی رہتی ہے۔ اس لئے معیاری رنگ میں نبی کی ابتدائی چالیس سالہ حیات ہی دشمنوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اور یہ چیلنج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بارہا دیا جا چکا ہے۔ کہ کوئی میری پہلی چالیس سالہ زندگی میں کوئی عیب نکالے۔ مگر کسی نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا۔ پس آپ ہی تو ہیں نش کلنک یعنی معصوم اور بے عیب تھے۔ اگر آریہ سماجی یا سناتن دھرمی نش کلنک کے کچھ اور معنی سمجھتے ہوں تو وہ پیش کریں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ شہادت ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج مقامی دفاتر اور مدارس میں خان مسعود احمد صاحب کی شادی کی خوشی میں تعطیل رہی۔

خان مسعود احمد خان صاحب بی۔ اے ابن حضرت نواب محمد علیخان صاحب کی تقریب شادی

قادیان ۱۷ شہادت۔ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خان مسعود احمد خانصاحب بی۔ اے ابن حضرت نواب محمد علیخاں صاحب کا نکاح سیدہ طیبہ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سے ۵ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا تھا۔ آج بعد نماز عصر صاحبزادی صاحبہ سلمہا اللہ کی تقریب رخصتانہ حضرت میر صاحب کی کوٹھی "الصفہ" میں عمدگی کے ساتھ عمل پذیر ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اس تقریب میں حضرت میر صاحب کیطرف سے شرکت فرمائی۔ حضرت میر صاحب نے اس موقعہ پر بہت سے اصحاب کو مدعو کیا ہوا تھا۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی تشریف لائے۔ برات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور چند اور اصحاب پر مشتمل تھی۔ برات کا استقبال حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور جناب مرزا عزیز احمد صاحب نے کیا۔ اور دولہا کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا۔ برات اور دوسرے اصحاب کی تواضع چاء اور پھلوں سے کی گئی۔ اور اس کے بعد تمام مجمع سمیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دعا فرمائی۔ بعد غروب کے قریب رخصتانہ ہوا۔ ایک موٹر میں دولہا اور دلہن کے ساتھ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور بیگم صاحبہ جناب مرزا عزیز احمد صاحب سوار ہو کر دار مسیح موعود علیہ السلام میں آئے۔ اور بیت الدعا میں دعا کرنے کے بعد کوٹھی دار السلام کو روانہ ہوئے

ہم اس مبارک تقریب پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت نواب صاحب اور خاندان حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں

حضرت مسیح ناصری کی الوہیت

کے متعلق

ایک عیسائی کے بعض شبہات کا ازالہ

روح اللہ اور کلمۃ اللہ

چوتھی بات ... صاحب نے اپنے خط میں یہ لکھی ہے۔ کہ چونکہ قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں بعض ایسے کلمات کہے گئے ہیں۔ جو اور کسی نبی کے متعلق استعمال نہیں ہوئے۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام کو روح منہ اور کلمۃ اللہ کہا گیا ہے۔ اور حدیث میں انہیں اور ان کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کو مس شیطان سے پاک ٹھہرایا گیا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام دیگر تمام انبیاء سے ہی افضل نہیں بلکہ ابن اللہ ہیں۔

اس کے متعلق عرض ہے کہ اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کو ہی بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کو بے گناہ اور پاک ٹھہراتا ہے۔ ہم احمدیوں کے نزدیک تمام انبیاء معصوم ہیں۔ اور قرآن کریم ان تمام گندے اور ناپاک الزامات کی تردید فرماتا ہے۔ جو بائیبل نے محض اس لئے کہ نسل انسان کو گنہگار ثابت کرے۔ خدا تعالیٰ کے پاک اور راستباز بندوں پر لگائے۔ اور یہ قرآن مجید کا اسلوب بیان ہے۔ کہ جس قسم کے الزامات کسی مقدس نبی پر لگائے گئے ہوں۔ اسی قسم کے تنزیہی الفاظ اس نبی کی شان میں استعمال کرتا ہے۔ تاکہ اس کے الزامات دور ہوں۔

بائیبل کے انبیاء پر الزامات

مثلاً ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بائیبل میں آتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی جان بچانے کی خاطر جھوٹ بولا۔ اور اپنی بیوی کو جھوٹ بولنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ پیدائش باب ۱۲۔ آیت ۱۱ تا ۱۳ میں لکھا ہے۔ "اور ابرام مصر میں گیا۔ کہ وہاں ٹھہرے۔ اور جب مصر کے نزدیک پہنچا تو اس نے اپنی جورو سری کو کہا۔ کہ دیکھ۔ میں جانتا ہوں۔ کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے۔ اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کے کہیں گے۔ کہ یہ اس کی جورو ہے۔ سو مجھ کو مار ڈالیں گے۔ اور تجھے جیتا رکھیں گے۔ تو کہیو کہ میں اس کی بہن ہوں۔ تاکہ تیرے سبب میری خیر ہو۔ اور میری جان تیرے وسیلے سے سلامت رہے۔"

پھر پیدائش باب ۲۰۔ آیت ۲ میں لکھا ہے:۔

"ابراہام نے اپنی جورو سری کے حق میں کہا۔ کہ وہ میری بہن ہے۔"

ان حوالوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بائیبل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جھوٹ بولنے اور جھوٹ بولنے کی ترغیب دینے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس برگزیدہ نبی کی نسبت اس ناپاک الزام کی قرآن مجید میں اس طرح تردید فرمائی۔ کہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا۔ کہ وہ ہمارا سچا اور راستباز نبی تھا۔ اب اس آیت کے یہ معنے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کہ جملہ انبیاء علیہم السلام میں سے صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی صادق تھے۔ اور باقی تمام انبیاء سچے نہ تھے۔ بلکہ یہاں لفظ صدیق دفع الزام کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جو کہ بائیبل نے بطریق اتہام و تعدی حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے عظیم الشان نبی پر لگایا۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں اللہ تعالیٰ نے جو کلمات فرمائے ہیں۔ ان کا ہرگز یہ منشاء نہیں۔ کہ ان سے حضرت مسیح علیہ السلام کی شان باقی انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر ثابت ہوتی ہے بلکہ یہ الفاظ محض ان الزامات کی تردید کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ جو یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام پر لگائے۔

پس اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق روح منہ اور کلمۃ اللہ کے جو الفاظ فرمائے وہ اس لئے فرمائے۔ کہ تا ان اعتراضات کو رد کیا جائے۔ جو ان کی ولادت کے متعلق لگائے گئے تھے۔ کیونکہ ولادت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ولادت تو وہ ہوتی ہے۔ کہ اس میں روح اللہ کا جلوہ ہوتا ہے۔ اور ایک وہ جس میں شیطانی حصہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے روح منہ اور کلمۃ اللہ کہکر یہودیوں کے اس الزام کو رد کر دیا۔ جو وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کے متعلق لگاتے تھے۔ اور فرما دیا۔ کہ ان کی ولادت پاک ہے۔ اور خدا کے حکم اور منشاء کے مطابق ہوئی۔ اور یہی مطلب اس حدیث کا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام۔ اور ان کی والدہ حضرت مریم صدیقہ مس شیطان سے پاک ہیں۔ اور اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں۔ بلکہ دوسرے نبیوں کے متعلق چونکہ ایسے اعتراضات نہیں ہوئے۔ اس لئے ان کے لئے ایسی صراحت کی بھی ضرورت نہ تھی۔

پھر یہ کہنا بھی غلط ہے۔ کہ کلمۃ اللہ اور روح منہ کے الفاظ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ قرآن مجید سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کلمے اس قدر ہیں۔ کہ ان کے شمار کے لئے سات سمندروں کی سیاہی بھی کافی نہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ ایسا ہی روح منہ کا لفظ مسیح کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ صحابہ کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ۔ اسی طرح حضرت آدم کے متعلق فرمایا۔ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ۔ پھر حضرت مسیح کی کیا خصوصیت رہی۔ کہ جس سے وہ تمام نبیوں سے افضل۔ اور ابن اللہ ٹھہرائے جائیں۔

خاکسار عبدالکریم شرما مولوی فاضل قادیان۔

امانت جائداد تحریک جدید کے متعلق ایک ضروری گزارش

احباب کو معلوم ہے۔ کہ تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات میں سے مطالبہ ۳ یہ ہے۔ کہ جماعت کے مخلص افراد اپنی آمد کا ⅕ سے ⅓ حصہ تک تین سال کے لئے بیت المال میں جمع کرائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ماتحت دور اول میں بہت سے مخلص احباب نے تین سال کے لئے روپیہ جمع کرایا۔ اور اس عرصہ کے ختم ہونے پر جن جن احباب نے واپسی کے لئے مطالبہ کیا۔ ان کو ان کا روپیہ بصورت نقد واپس کیا گیا۔ اور کسی دوست کو کوئی شکایت نہ ہوئی۔ بلکہ اس فنڈ میں تھوڑی تھوڑی رقم جمع کرنے کا ان کو یہ فائدہ ہوا۔ کہ ان کی درخواست پر ان کی امانت کی رقم چندہ وصیت۔ چندہ عام۔ چندہ تحریک۔ چندہ خلافت جوبلی میں منتقل کر دی گئی۔ اور وہ اپنے فرائض سے سبکدوش ہو گئے۔ تین سال کے گزرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پھر اس امانت جائداد کے فنڈ کو سات سال کے لئے جاری فرمایا۔ مگر ساتھ ہی اجازت فرمائی۔ کہ وہ دوست جو تین سال کے بعد رقم واپس لینا چاہیں۔ ان کے تین سال گزرنے پر ان کی رقم ان کو واپس مل جایا کرے گی۔ اور اگر کوئی ۴ یا ۵ سال کے بعد لینا چاہے۔ تو اتنے ہی عرصہ کے بعد مل سکے گی۔ مگر افسوس ہے کہ دور ثانی میں اس طرف بہت کم احباب نے توجہ کی ہے۔ اور وہ جو پہلے روپیہ جمع کرایا کرتے تھے ان میں سے بھی بعض نے اب بند کر دیا ہے۔ اور کئی احباب نے تو کوئی حصہ لیا ہی نہیں۔ انشاء اللہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد ہے۔ کہ احباب اس طرف توجہ کریں۔ اور اس طرح مطالبہ ۳ پر عمل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ جتنا روپیہ آپ لوگ جمع کرائیں گے۔ آپ کو اپنی مقررہ میعاد کے بعد واپس مل سکے گا۔ مگر اس کی میعاد کم از کم تین سال اور زیادہ سے زیادہ سات سال۔ تھوڑا تھوڑا روپیہ جمع کرانے کا اکثر اوقات یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ ایک عرصہ کے بعد انسان کی کئی ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں۔ بعض دوست زمین خرید لیتے ہیں جس پر ان کا مکان تیار ہو جاتا ہے اور ان کو قادیان کی

اہلِ پیغام کے خون میں منافقت کی پیپ

جو

بقول امیر پیغام ۱۹۲۹ء و ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئی

"اگر اس پیپ کو باہر نہ نکالا گیا۔ تو یہ پیپ سارے خون میں سرائت کر جائیگی ۔ ۔ ۔ ۔ نکتہ چینی اور عیب شماری کی بیماری جو قومی رُوح کے لئے پیپ کا حکم رکھتی ہے۔ اسے باہر نہیں نکالتے۔ جب تک قوم کے اندر سے یہ پیپ نہیں نکالی جاتی۔ ہماری ترقی میں لازماً رکاوٹیں رہیں گی"۔

"ہماری جماعت میں عیب شماری کی بیماری ۱۹۲۹ء و ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئی"۔ (مولوی محمد علی صاحب)

امیر پیغام مولوی محمد علی صاحب اور ان کے شریک کار پیغامیوں کا مقصد وحید جماعت احمدیہ قادیان کے خلاف زہر فشانی اور گندہ دہانی کے سوا کچھ نہیں۔ ان کا پریس اور سٹیج جماعت احمدیہ کی مخالفت کے لئے وقف ہے۔ "پیغام" کا کوئی پرچہ نہیں ہوتا جس میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کر کے اپنے جلے دل کے پھپھولے نہ پھوڑے جاتے ہوں۔ ان کے لیکچروں کی ہر تان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود کے خلاف بد زبانی پر ٹوٹتی ہے۔ مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

کچھ عرصہ ہوا غیر مبائعین نے بڑے زور شور سے چلانا شروع کیا۔ کہ کسی "قادیانی" نے ان کے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کو قتل کی دھمکی کا خط لکھا ہے۔ لیکن جب ہماری طرف سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ خط پیغام میں شائع کر دیا جائے۔ تاکہ ہم موازنہ کر سکیں کہ آیا واقعی کسی قادیانی کا خط ہے۔ یا صرف جماعت کے خلاف عوام کو نفرت اور اشتعال دلانے کے لئے فرضی کارروائی کی گئی ہے۔ تو خاموش ہو گئے۔

اسی طرح اہل پیغام نے ایک اور جھوٹ گھڑا کہ خلیفۃ المسیح نے کہا ہے کہ قادیان میں "ہزاروں" کی تعداد میں منافق ہو گئے ہیں۔ لیکن جب ہماری طرف سے حوالے کا مطالبہ کیا گیا۔ تو کوئی جواب نہ دیا۔ بات یہ تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقعہ پر اپنا ایک کشف بیان فرمایا تھا۔ جس میں بتایا تھا کہ میں نے کشف کی حالت میں چند ایک منافق دیکھے۔ اس سراپا باطل الزام کا جواب نہایت مسکت اور بار بار دیا گیا ہے۔ لیکن اس فرسودہ اعتراض کو دہراتے رہتے ہیں کہ قادیان میں منافق پائے جاتے ہیں۔ اس لئے میں اس جگہ مولوی محمد علی صاحب کے ایک خطبے کے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ اور ان کو حق و صداقت کا آئینہ دکھاتا ہوں۔ مولوی صاحب ۱۲ جون ۱۹۳۷ء کے خطبہ میں تمام اہل پیغام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

"اس وقت جو نقصان جماعت کو پہنچ رہا ہے۔ یا کمزوری کا موجب ہے۔ وہ غیر مسلموں کا مقابلہ نہیں۔ وہ تو بہت ہلکا ہے۔ نہ ہی مسلمانوں کی مخالفت ہے بلکہ وہ تمہاری ہی پست ہمتی بزدلی۔ اور پیٹھ دکھانے کی کمزوری ہے"!

چونکہ مومن کبھی پست ہمت بزدل۔ اور پیٹھ دکھانے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ منافق اور غیر مومن ہی ایسا ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان الفاظ میں پیغامی امیر صاحب نے تمام اہل پیغام کو منافق بنا ڈالا۔ اور اپنی طرف سے ان کی منافقت پر مہر ثبت کر دی۔ پھر فرماتے ہیں:-

"ایسے لوگ اس رنگ میں جماعت میں نہیں رہ سکتے۔ مخلصین کو ضرور الگ ہونا پڑے گا۔ جو لوگ موُنہہ سے ہمارے ساتھ ہیں مگر عمل میں ناکارہ ہیں دراصل ہمارے ساتھ نہیں ہیں۔ اور وہ اپنے نفس کو دھوکا دیتے ہیں۔ وہ منافقانہ زندگی گزارتے ہیں"۔

غیر مبائعین سے ہم پوچھتے ہیں بتائیے تم میں کون کون سے منافق ہیں۔ اپنے منافق اور غیر منافق ہونے کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنے حضرت امیر کے حسب ذیل الفاظ پیش نظر رکھ لئے جائیں۔

"ایسے لوگ خود کچھ نہیں کرتے مگر بے ہودہ نکتہ چینی سے کام کو نقصان پہنچانے میں مصروف رہتے ہیں"۔

پھر کہتے ہیں:-

"عیب شماری کی بیماری کو چھوڑ دو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دنیا میں کوئی کام نہیں جہاں نقص نہ ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اعتراض کرنے کو مقصد قرار دے لوگے تو پھر اصل کام تو گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس نکتہ چینی سے بچو"۔

ان ہر دو حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ چونکہ غیر مبائعین کو مولوی صاحب اور دوسرے اکابرین پیغام کی حکمت عملی سے اختلاف ہے۔ اور ان کے اعمال قابل اعتراض ہیں۔ جن پر وہ نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اس لئے مولوی صاحب ان کو منافق گردان رہے ہیں

یہ ہے جماعت قادیان پر باطل الزام لگانے والوں کا انجام۔ جناب امیر صاحب دوسروں سے بیزار ہیں۔ اور دوسرے حضرت امیر سے متنفر۔

آخر میں مولوی صاحب فرماتے ہیں:-

"اگر اس پیپ کو باہر نہ نکالا گیا۔ تو یہ پیپ سارے خون میں سرائت کر جائیگی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نکتہ چینی اور عیب شماری کی بیماری قومی روح کے لئے پیپ کا حکم رکھتی ہے۔ اسے باہر نہیں نکالتے جب تک قوم کے اندر سے یہ پیپ نہیں نکالی جاتی۔ ہماری ترقی میں لازماً رکاوٹیں رہیں گی"۔

اس خطبہ سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے ساتھیوں کو منافق اور بزدل سمجھتے ہیں۔ وہاں ان کی اشاعت اسلام اور اشاعت قرآن کی ڈینگیں بھی لغو اور بے بنیاد ثابت ہو جاتی ہیں۔ پس اے پیغامیو! تمہاری منافقت واضح۔ تمہاری ناکامیاں درست اور تمہاری پست ہمتی اور بزدلی ظاہر۔ ان حالات میں تمہاری زندگی مثل حباب ہے۔ تم جماعت قادیان کو گالیاں دے لو۔ جو نہ کہنا ہے وہ کہہ لو مگر تم اچھی طرح جان لو کہ تمہاری آواز گوسالہ سامری کی آواز ہے۔ جو آخر حق و صداقت کے مقابلہ میں یقیناً [illegible]

تہنیت نامہ

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کے موقعہ پر جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری نے حسب ذیل اشعار پڑھ کر سنائے:-

جوشِ رحمت ہو فلک پر اے ظفر تیرے لئے
سایہ افگن ہو خدا کا فضل تجھ پر رات دن
عشقِ احمدؐ نقش ہستی ہیں بھرے نورِ ابد
امتِ احمدؐ کے ہوں ابرار تیرے ہم نفس
ہوں تجلیاتِ رحمانی تورے دل میں مکیں
آسماں کی نصرتیں اور ہر زمیں کی نعمتیں
نیرِ اقبال تیرا ہو درخشاں رات دن
مثل طوبےٰ سایہ افگن راحت و روح و ریحاں
شفقت و رحمت کے ہوں دریائے بے پایاں کنار

گردشیں کرتے رہیں شمس و قمر تیرے لئے
جوش زن ہو الفتِ خیر البشر تیرے لئے
ہو تجلی جس کی ہر دم راہبر تیرے لئے
وقف ہو ان کی دعاؤں کا اثر تیرے لئے
نور افزا ہی رہے ذوقِ نظر تیرے لئے
وہ ادھر تیرے لئے ہوں یہ ادھر تیرے لئے
ہاتھ پھیلائے رہے فتح و ظفر تیرے لئے
ہو ہمیشہ شفقتِ فضلِ عمرؓ تیرے لئے
تیرا نانا۔ تیری ماں۔ تیرا پدر تیرے لئے

رحمتیں تجھ پر ہوں اور خویش و اقارب پر ترے
ہے دعا گو گوہر خستہ جگر تیرے لئے

ویدک دھرم اور اسلام

آریہ صاحبان آئے دن یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کہ اسلام نے جبر اور تشدد کی تعلیم دی ہے۔ اور مسلمانوں نے غیرمسلموں کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک روا رکھا چونکہ اسلام نے لا اکراہ فی الدین کہہ کر مذہبی آزادی کو ایسی پختہ بنیاد پر قائم کر دیا ہے۔ کہ جہاں سے کوئی اسے ہلا نہیں سکتا۔ اس لئے اسلام پر آریوں کے اس قسم کے اعتراض کی کوئی حقیقت نہیں۔ البتہ ویدک دھرم میں دوسروں کے ساتھ سلوک کرنے کی جو تعلیم دی گئی ہے۔ وہ نہایت خوفناک ہے۔ ذیل میں اسلام اور ویدک دھرم کی تعلیم اور اس پر عمل کا بطور مثال مختصر موازنہ پیش کیا جاتا ہے:-

اتھر وید کانڈ ۳ سوکت ۲۲ منتر ۷ میں لکھا ہے (ترجمہ) اے (ویدک دھرمی لوگو) تم شیر کے سے بے درد ہو کر سب رعیتوں کو کھا جاؤ۔ اور چیتے کے سے ہو کر اپنے دشمنوں کو باندھ لو۔ اور پھر اس کے بعد ان کے اناج تک اٹھا لاؤ۔

اس منتر میں بتایا گیا ہے۔ کہ نہ اپنوں کو چھوڑو۔ اور نہ دوسروں کو۔ پھر نہ صرف ان کا مال و دولت لوٹو۔ بلکہ ان کے کھانے تک کی چیزیں اٹھا لو۔ وید کے اس حکم پر ویدک دھرمیوں نے ہندوستان میں جس طرح عمل کیا۔ اس کا مختصر سا ذکر ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تاریخوں سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ آریہ قوم یعنی موجودہ ویدک دھرمیوں نے حضرت مسیح سے اڑھائی ہزار برس افغانستان کے دروں سے گذر کر ہندوستان کے اصلی باشندوں پر حملہ کیا۔ اور جگہ بجگہ ان کو قتل و غارت کا نشانہ بنایا ان کی جائیدادیں لوٹ لیں۔ ان کو گھروں سے نکال دیا۔ وہ بیچارے جو قتل ہونے سے بچ گئے۔ ان میں سے کچھ تو جنگلوں میں جا کر زندگی بسر کرنے لگے۔ اور جو آریوں کی غلامی میں آ گئے۔ ان کو انہوں نے نہایت ہی رذیل حالت میں رکھا۔ چنانچہ سٹوڈنٹس ہسٹری آف انڈیا مصنفہ پنڈت ایشوری پرشاد ایم اے۔ ایل ایل بی میں لکھا ہے۔ "مؤرخوں کی رائے ہے کہ کالے چپٹی ناک والے اور بدشکل آدمی جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ہندوستان کے قدیم ترین اصلی باشندوں کی نسل سے ہیں۔ ان کو آریوں نے مغلوب کر کے ان کی بود و باش کی جگہوں سے نکال دیا تھا۔ (صہ ۱۸) جو آریہ ہندوستان میں آئے۔ وہ اوّل اوّل پنجاب میں مقیم ہوئے۔ رفتہ رفتہ وہاں سے دریائے گنگا و جمنا کے کنارے بڑھے۔ اور تمام شمالی ہند میں پھیل گئے کچھ ستھلا اور ترہت کی طرف چلے گئے۔ اور وہیں رہنے لگے۔ پھر جیسے جیسے آریہ لوگ آگے بڑھتے گئے۔ انہوں نے یہاں کے اصلی باشندوں کو مغلوب کیا۔ انہیں یہ لوگ دسیو (چور) کہتے تھے۔

اب میں وید کی چند دعائیں پیش کرتا ہوں

(۱) یجروید ادھیائے ۱۱ منتر ۸۰ میں لکھا ہے (ترجمہ) اے آگ دیوتا۔ جو آدمی ہم کو مال و دولت نہیں دیتا۔ بلکہ ہم سے دشمنی رکھتا۔ اور ہماری تحقیر کرتا۔ اور ہمیں مارنا چاہتا ہے۔ اس کو جلا کر راکھ کر دے۔

(۲) یجروید ادھیائے ۱۷ منتر ۴۴ میں آتا ہے (ترجمہ) اے اپوانام کی بیماری تو ان لوگوں کے اعضاء کو اڑا کر لے جا۔ اور پھر آ اور ان کو رلا کر ان کے دلوں کو غموں سے بھر کر اندھا کر دے۔

(۳) شام وید ۵۵۹ منتر ۲ میں لکھا ہے اے اندر تو ہمارے دشمنوں کی فوجوں کو چیر پھاڑ ڈال۔ اور ان کو باندھ کر جنگوں کو ختم کر دے۔ اور ان کا اچھا اچھا مال دولت چھین لے۔

(۴) سام وید صہ ۹۶۲ منتر ۲ میں لکھا ہے اے ہمارے دشمنو۔ تم سب سر کٹے ہوئے سانپوں کی طرح اندھے ہو جاؤ۔ پھر آگ دیوتا تم کو جلا ڈالے۔ اور اگر تم میں سے کوئی بچ جائے۔ تو اندر دیوتا مار ڈالے۔

ایسی بیسیوں دعائیں وید میں آتی ہیں جن سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ ویدک دھرم کی تعلیم رحم سے کوسوں دور ہے۔ اس کے مقابل اسلامی تعلیم انسانی ہمدردی۔ خیر خواہی اور بہتری پر مبنی ہے مثلاً اسلام نے شرک کو سخت ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ اور شرک کی بیخ کنی اپنے پیروؤں کا فرض اولین بتایا ہے۔ لیکن باوجود اس کے قرآن کا حکم ہے۔ کہ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ثم ابلغہ مامنہ (توبہ) یعنی اے مسلمانو! اگر مشرکوں میں سے کوئی آدمی تم سے آ کر پناہ مانگے۔ تو تم فوراً اسے پناہ دو۔ اور اس کو تبلیغ بھی کرو۔ پھر اگر وہ اپنے مقام کو جانا چاہے۔ تو اس کو اس مقام پر پہونچا دو۔ جہاں وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھے۔ پھر فرمایا ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم یعنی اے مسلمانو! تم دشمنوں کی برائی کو بھی اچھے طریقے سے ہٹاؤ۔ ان کی بدی کا جواب نیکی سے دو۔ نتیجہ اس کا یہ ہو گا۔ کہ وہ تمہارے دوست بن جائیں گے۔

پھر فرمایا واصلحوا ذات بینکم والصلح خیر واللہ لا یحب الفساد اور لعنۃ اللہ علی الظلمین۔ یعنی آپس میں صلح رکھو۔ کیونکہ صلح بہتر ہے۔ اور اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ بلکہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ اسلام کی اس تعلیم پر مسلمانوں نے جس شاندار طریق پر عمل کیا اس کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

مکہ میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا۔ اور چند آدمی آپ پر ایمان لے آئے۔ تو کفار مکہ نے آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو وہ تکالیف دیں کہ جن کی نظیر نہیں مل سکتی۔ لیکن فتح مکہ کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ فاتح کی حیثیت میں مکہ میں داخل ہوئے۔ تو وہی کفار جن کی ساری عمریں آپ کو اور آپ کے متبعین کو تکالیف دینے میں گذری تھیں۔ مجرم ہونے کی حیثیت سے حضورؐ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ جو اپنی سیاہ کاریوں کے باعث رو رہے تھے۔ اور ان کو یقین تھا کہ ابھی چند منٹ میں مار دیئے جائیں گے۔ مگر ان کی اس حالت کو دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کرتے ہوئے فرمایا۔ اذھبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔ یعنی آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ جاؤ تم سب کے سب آزاد ہو۔ خدا تم کو معاف کر دیگا وہی رحم کرنے والا ہے۔

اس ایک ہی واقع کو پیش کرتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں کہ دیکھ لیا جائے کہ رحم۔ و شفقت اور سچی ہمدردی کی تعلیم کس مذہب میں پائی جاتی ہے اور ظلم و تعدی کی تعلیم کس میں ہے؟ خاکسار

... قادیان

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ تمام احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ امسال مجلس مشاورت پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس دفعہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک جماعت کا انفرادی علیحدہ چندہ جلسہ سالانہ و خاص کا رکھا جائے گا۔ سو میں جماعتوں کے عہدہ داران کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ کہ وہ براہ کرم اپنی اپنی جماعتوں کی اسم وار فہرستیں چندہ جلسہ سالانہ و خاص تیار کروا کر جلد سے جلد مرکز میں بھجوائیں۔ نیز جن جماعتوں کے بجٹ ۱۹۴۰-۴۱ء تشخیص ہو کر ابھی تک نہیں آئے۔ وہ اس بجٹ میں بھی انفرادی چندہ جلسہ سالانہ و خاص پر کر کے جلد ارسال فرمائیں۔

نوٹ:۔ موصیوں کا بقایا بھی دکھایا جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کے سال ششم کے چندے میں مزید اضافہ کرنیوالے مخلصین

اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ ثواب کے مستحق ہونگے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"میں یہ بات بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں نے اپنی طاقت اور حیثیت سے کم وعدے کئے ہیں۔ چونکہ چندوں میں کمی ہے۔ اس لئے اگر وہ بڑھا دیں تو زیادہ ثواب پائیں گے۔ عہدیداروں اور دوسرے کام کرنے والوں کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی چستی سے کام لیں۔ ممکن ہے یہ کمی ان کی سستی کی وجہ سے ہو"

چونکہ ابھی تک چندوں میں کمی ہے اس لئے اس کمی کو پورا کرکے رقم کو گذشتہ سال سے بڑھانا مومنانہ شان کے مطابق ہے کیونکہ مومنوں کی جماعت کا ہر قدم آگے ہونا چاہیئے۔ پیچھے نہیں۔ پس وہ دوست جنہوں نے اپنی طاقت اور حیثیت سے چندہ کم لکھایا۔ یا وہ جو اس کمی میں حصہ لے کر چاہتے ہیں کہ زیادہ ثواب حاصل کریں حضور کا مندرجہ بالا ارشاد سن کر اپنے وعدے میں اضافہ حضور کی خدمت میں پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ مرزا محمد شفیع صاحب محاسب جن کا وعدہ گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے چار روپیہ کا اضافہ کرکے ۷۵/- روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔ اور دسمبر ۱۹۳۹ء سے جو تحریک جدید کا پہلا مہینہ ہے۔ اپنی قسط دس روپیہ ماہوار ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک پچاس روپے ادا کر چکے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

چراغ الدین صاحب رو پڑے لکھتے ہیں۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ ایک روپیہ ہر سال اضافہ کرکے دسویں سال میں بیس روپیہ دوں گا۔ مگر ایک سال کا عرصہ ہوا مجھ سے ایک ایسا گناہ سرزد ہوا جس کی تلافی کے لئے یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کا چندہ دوگنا کر دوں یعنی سال ششم میں بجائے سولہ روپیہ کے بتیس روپیہ دوں اور آئندہ سالوں میں دو روپیہ فی سال اضافہ کرتے ہوئے دسویں سال چالیس روپیہ ادا کر دوں اس میں کمی کی صورت نہیں ہوگی انشاء اللہ۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو اس سے بھی زیادہ دینے کی کوشش کروں گا۔ چونکہ ابتدائی مہینوں میں ادا کرنا ضروری اور عین حضور کے منشاء کے مطابق ہے۔ اس لئے سال ششم کی رقم جون تک انشاء اللہ ادا ہو جائے گی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

سید شاہ زمان علی صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔ میں اپنا اور اپنی اہلیہ کا چندہ پانچوں سالوں کا سو فی صدی ادا کر چکا ہوں۔ چھٹے سال کے لئے میرا پچیس کا اور اہلیہ کا پانچ روپیہ پانچ آنہ کا وعدہ ہے۔ مگر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ کے مطابق بجائے تیس روپیہ پانچ آنہ کے اپنے اور اپنی اہلیہ کے چندہ میں اضافہ کرکے بتیس روپیہ ادا کروں گا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

پس مخلص دوستوں کو چاہیئے کہ حضور کا خطبہ پڑھ کر یا سن لینے کے بعد اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور نہ صرف کمی کو پورا کیا جائے بلکہ گزشتہ سال کی نسبت چندہ تحریک جدید میں نمایاں اضافہ کیا جائے۔ احباب کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تحریک خدا تعالیٰ کے خاص منشاء کے ماتحت جاری کی ہے۔ اور اس میں حصہ لینا خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کا

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین عبادت وہی ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے۔ اگر ہماری جماعت کے دوست ایک پائی فی روپیہ ماہوار چندہ اپنے اوپر لازم کرلیں۔ تو بھی کافی رقم جمع ہو سکتی ہے جو لوگ بارہ چودہ بلکہ پچیس تیس پائی فی روپیہ چندہ دینے کے عادی ہیں ان کے لئے ایک پائی کا اضافہ کوئی بات نہیں اور یہ کوئی بوجھ نہیں کیونکہ وہ عادی ہو چکے ہیں۔ عام طور پر چندہ عام ایک آنہ فی روپیہ یعنی بارہ پائی ادا کیا جاتا ہے۔ پھر چندہ خاص جلسہ سالانہ اور مختلف عارضی تحریکات اس کے علاوہ ہیں اور ان کو ملایا جائے۔ تو جماعت کے چندہ کی اوسط پندرہ پائی فی روپیہ کے قریب ہو جاتی ہے۔ اگر اس میں ایک پائی فی روپیہ ماہوار کا اضافہ کر دیا جائے تو کوئی بوجھ نہیں" حضور نے پھر فرمایا۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کو دنیا میں ہوشیار رہنا چاہیئے وہ کوئی نیکی نہ چھوڑے اور استقلال کے ساتھ سب نیکیاں کرتا رہے۔ اور کبھی یہ خیال نہ کرے کہ میں نے جو کچھ کر لیا ہے وہ کافی ہے مومن کو ہوشیار رہنا اور پھر استقلال دکھانا ضروری ہے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات پیش کرکے عرض ہے۔ کہ ہر جماعت کے عہدہ دار اپنی جماعت کے ہر احمدی سے چندہ کشمیر ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی کے حساب سے وصول فرما دیں۔ اور کسی دوست کو بھی اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رکھیں۔ چونکہ مالی سال ۳۰ شہادت ۱۳۱۹ھ کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے بقایا داروں سے ان کا واجب الادا بقایا چندہ کشمیر وصول کرکے جلد بھجوا دیں۔

جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں وہاں کی سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں التماس ہے کہ احمدی مستورات سے ماہوار چندہ کشمیر کی وصولی کے لئے پوری سعی فرما دیں۔

فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ۔ قادیان

موضع شکار ماچھیاں میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام موضع شکار ماچھیاں میں ۲ ارشہادت ۱۳۱۹ش کو بعد نماز جمعہ جلسہ کیا گیا۔ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر جلسہ تھے۔ مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری اور مولوی دل محمد صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور خاکسار اور ملک عطاء الرحمن صاحب نے تحریک خدام الاحمدیہ پر تقریریں کیں۔ آخر پر صدر محترم نے احباب پر خدام الاحمدیہ کی اہمیت واضح کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اس موقعہ پر دو اصحاب نے احمدیت قبول کی۔

خاکسار۔ خلیل احمد۔ سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

وصیتیں

نمبر ۵۲۸۵ منکہ امۃ الرحمٰن زوجہ چوہدری محمد دیوان صاحب قوم آوان عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت سوائے ۵۰۰/- روپے حق مہر کے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں۔ کہ اس کے سوا اگر میری زندگی یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی بھی حصہ دار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں وصیت ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ باقی حصہ وصیت سے منہا سمجھا جائیگا۔

الامتہ امۃ الرحمٰن موصیہ

گواہ شد محمد دیوان خاوند موصیہ دارالفضل

گواہ شد۔ غلام محمد سابق ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول قادیان

نمبر ۵۵۹۳ منکہ فقیر محمد ولد سلطان بخش قوم سکھے نو مسلم پنشنر عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۰۰ء سے قبل ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ شہادت ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار پنشن پر ہے۔ جو مبلغ ۵/۱۰/- روپے مجھے سرکار کی طرف سے ملتی ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہے۔ اور اگر میری وفات پر کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی جس کا حصہ وصیت میں نے اپنی زندگی میں ادا نہ کر دیا ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ العبد فقیر محمد نشان انگوٹھا۔

گواہ شد صلاح الدین پلیڈر فاضلکا

گواہ شد محمد شریف ولد فقیر محمد موصی حال محرر مال خانہ نائب کورٹ فاضلکا۔

نمبر ۵۵۹۴ منکہ مسعودہ بیگم زوجہ محمود حسن بنی اسرائیل عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ماہ دسمبر ۳۴ء ساکن قادیان محلہ دار الفتوح بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۷۰۰/- روپیہ بذمہ خاوندم محمود حسن بنی اسرائیل کارکن میک ورکس قادیان ہے۔ اور زیورات طلائی قیمتی یکصد روپیہ ہے۔ جو میرے قبضہ میں ہیں۔ اس طرح کل رقم آٹھ صد روپیہ بنتی ہے۔ جس کی میں وصیت کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ میری وصیت منظور فرمائی جاوے فقط المرقوم ۶ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش

الامتہ مسعودہ بیگم بقلم خود گواہ شد قمر الدین مولوی فاضل محلہ دارالرحمت قادیان گواہ شد محمود حسن بنی اسرائیل محلہ دار الفتوح قادیان مبارک خاوند موصیہ

غیر مبایعین کے متعلق مفید اور کارآمد کتب

حقیقۃ النبوۃ	۱۲/	تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب	۳/
النبوۃ فی القرآن	۴/	اہل پیغام کا کچا چٹھا	۳/
ایک غلطی کا ازالہ	۲/	منکرین خلافت کا انجام	۲/
پسر موعود	۱/	نشان رحمت	۲/
خلافت مصلح موعود	۸/	نشان فضل در مباحثہ راولپنڈی	۱۲/

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمان کو پورا کرنے کے لئے مندرجہ بالا کتب **بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان سے طلب کریں۔**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ بجائے ۵۰ روپیہ کے صرف ۲۵ روپیہ ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۱۶ اپریل۔ آج صبح جرمن افواج نے میجنو لائن کے برطانوی حصہ کی طرف تاریکی میں بڑھنا شروع کیا۔ برطانوی سپاہیوں نے مزاحمت کی۔ جس میں فریقین کے چند آدمی ہلاک ہوئے۔ اور جرمنوں کو پسپا کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ جرمن افواج نارورک سے ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ واپس جا رہی ہیں۔ نارویجن افواج رستہ میں ان سے مقابلے کر رہی ہیں۔ جنوبی سمت بھی وہ الٹے پاؤں واپس جا رہی ہیں۔ ناروے میں جرمن افواج کی کل تعداد نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار کے بیان کے مطابق اٹھارہ ہزار ہے۔ کل ۳۰ ہزار فوج وہاں بھیجنے کا ارادہ تھا۔ مگر ۸ ہزار رستہ میں غرق ہو گئی۔ ستر فوجی جہاز ابھی ڈنمارک میں رکے پڑے ہیں کیونکہ اردگرد سرنگوں کا جال بچھ گیا ہے

لاہور ۱۶ اپریل۔ آج پنجاب اسمبلی میں خاکساروں کا مسئلہ خاص طور پر زیر بحث رہا۔ حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ تحریک کو خلاف قانون قرار دیئے جانے کے بعد ۳۴۴ خاکساروں کو معافی مانگنے کی وجہ سے چھوڑا گیا ہے۔ ۱۹ مارچ کے ہنگامہ میں جو افسر یا سپاہی مارے گئے۔ حکومت غور کر رہی ہے کہ ان کے پسماندگان کو معاوضہ دیا جائے۔ آج بھی خاکساروں نے ایک جتھہ نکالا۔ اور قانون کی خلاف ورزی کی۔ پولیس نے آنسو رلانے والی گیس چھوڑ کر پانچ کو گرفتار کر لیا۔ باقی خاکسار بھاگ گئے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ ناروے کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ اتحادیوں کی امداد پر بھروسہ کیا جائے۔ جو عنقریب ایک بڑی طاقت میں ظاہر ہونے والی ہے جو برطانوی فوج ناروے میں پہنچ چکی ہے۔ اس سے یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ فوراً شاندار کارنامے سرانجام دیگی بلکہ اسے ابھی تیاری میں کچھ وقت صرف کرنا ہوگا۔ جرمنی نے مہینوں پہلے اس حملہ کی تیاری کر رکھی تھی۔ مگر برطانیہ نے صرف چند گھنٹوں میں کی ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ برطانیہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ میں جرمنی کے ۵۵½ ہزار ٹن وزنی جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نے خودکشی کر لی تھی۔ چار جرمن جہاز گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ ہفتہ زیر رپورٹ میں جرمنی کا نقصان اتحادیوں سے تین گنا ہوا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ نیوز کرانیکل کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ مسولینی گذشتہ ہفتہ جنگ میں کودنے کے لئے بالکل تیار ہو چکا تھا۔ مگر پھر خود ہی کسی نامعلوم وجہ سے رک گیا۔ جرمن دفتر خارجہ کی پولیٹیکل برانچ کے افسر اعلیٰ پرنس بسمارک کو روم کی جرمن سفارت کا مشیر مقرر کیا گیا ہے۔

آج دارالعوام میں نائب وزیر خارجہ نے اعلان کیا۔ کہ ڈنمارک کے جزیرہ فاروے پر جو انگلستان کے شمال میں واقع ہے۔ برطانیہ کی افواج نے قبضہ کر لیا ہے۔

رنگون ۱۶ اپریل۔ حکومت برما نے ڈنمارک۔ ناروے۔ اسٹونیا۔ لٹویا۔ لتھونیا۔ فن لینڈ۔ سویڈن اور روس میں اجناس اور سکوں کی ترسیل ممنوع قرار دیدی ہے۔ رنگون کی بندرگاہ میں اس وقت صرف ایک جرمن جہاز موجود ہے

لنڈن ۱۷ اپریل۔ برطانیہ کی فوجیں جو ناروے کے مختلف مقامات پر اتری ہیں۔ انہوں نے نارویجی فوجوں سے مل کر کام شروع کر دیا ہے اور ناروے کے کمانڈر انچیف نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ اتحادیوں کی اس فوج میں کینیڈا۔ فرانس اور برطانیہ کے بہادر اور تجربہ کار سپاہی شامل ہیں۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ آخر جرمنی کو ماننا پڑا۔ کہ برطانوی فوجیں ناروے پہنچ گئی ہیں۔ ایک جرمن سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانوی افواج ناروے کے ساحل پر اتریں۔ اور یہ بھی اقرار کیا گیا ہے کہ ناروے کی جرمن افواج کا کمانڈر لڑتے ہوئے مارا گیا ہے۔ یہ تو نہیں مانا گیا کہ سمندری لڑائی میں جرمنی کے سات جہاز تباہ ہوئے ہیں مگر یہ کہا گیا ہے کہ سمندری بیڑے کے بچے کچھے آدمی فوج کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔

جرمنی کی ایک سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی طیاروں نے آج پھر نارورک کی بندرگاہ اور شہر پر بم برسائے۔

برطانیہ نے فن لینڈ کی امداد کے لئے جو فوج تیار کی تھی۔ اسے اب ناروے کے لئے نہایت تندہی سے تیار کیا گیا ہے سپاہیوں کو بھیڑ کی کھالوں کے کوٹ۔ دریائی بچھڑے کی کھالیں اور پوستینیں اور کمبل وغیرہ مہیا کئے جا رہے ہیں۔ نارورک کی بندرگاہ قطب شمالی سے صرف دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس لئے یہاں شدید سردی پڑ رہی ہے۔ یہاں پہنچنے کے لئے برطانوی افواج کو جن مشکلات سے گذرنا پڑا۔ ان کے پیش نظر یہ ان کا ایک کارنامہ ہے۔ برطانوی بیڑا سمندری طوفان اور سرنگوں کی پروا نہ کرتا ہوا۔ جس سرعت کے ساتھ یہاں پہنچا۔ وہ قابل تعریف ہے۔ فوجی جہازوں کی حفاظت کے لئے جنگی جہازوں اور طیاروں کا کام بھی بہت اہم تھا۔ اور پھر اتنی فوج کے لئے سامان جنگ اور رسد کا مہیا کرنا بھی کوئی معمولی بات نہ تھی۔ اور ان سب باتوں کو اگر پیش نظر رکھا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ کتنا بڑا کارنامہ ہے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ آج برطانوی طیاروں نے ناروے پر دیکھ بھال کے لئے اڑان جاری رکھی۔ اور سٹیونڈر کے ہوائی اڈے پر جو جرمنوں کے قبضہ میں ہے اڑان کی۔ آج برطانوی طیاروں نے اس پر کئی حملے کئے۔ آخری حملہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ شعلے آسمان سے باتیں کرتے تھے۔ کئی بم نشانہ پر لگے۔ جرمنی کی یہ اطلاع بالکل غلط ہے۔ کہ برطانیہ کے پانچ طیارے تباہ ہو گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ سب کے سب واپس پہنچ گئے۔ ہاں جو طیارے شمالی سمندر پر اڑے۔ ان میں سے دو واپس نہیں آئے۔ برطانوی طیاروں کی اس دیکھ بھال کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جرمنی کو یہ پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ کتنی اتحادی فوجیں ناروے پہنچ چکی ہیں۔

ناروے کے لنڈن سفیر نے اپنی حکومت کو جو تار ارسال کی ہے یہ ہے کہ ناروے کا بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ ہے۔ اور اس نے مجھے کہا ہے۔ کہ ہم اپنی آزادی کے لئے آخر دم تک لڑیں گے۔ نارویجی فوج بڑی بہادری سے دشمن کا مقابلہ کر رہی ہے۔ ڈنمارک اور ناروے کے جہازوں نے خوشی کے ساتھ اتحادی بیڑے کے ساتھ ہو کر لڑنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ جہاز کینیڈا پہنچ گئے ہیں۔

لاہور ۱۷ اپریل۔ خاکساروں کے ایک جلوس کی خبر اوپر دی جا چکی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے پولیس کا مقابلہ کیا۔ اور تین کنسٹیبل زخمی کر دیئے اور ایک کا [illegible] توڑ ڈالی۔ اس کے علاوہ پانچ خاکساروں کے ایک اور جتھہ نے بھی ہیرا منڈی کی طرف مارچ کیا۔ اور دو سپاہیوں کو زخمی کر دیا۔ آنسو رلانے والی گیس کی مدد سے ان پر قابو پایا گیا۔

پشاور ۱۷ اپریل۔ صوبہ سرحد کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ کل قبائلیوں نے پھر ایک چوکی پر حملہ کیا۔ اور دو ہندوؤں کو اغوا کر کے لے گئے۔

گورکھپور ۱۷ اپریل۔ کل اس ضلع کے ایک گاؤں میں کالی دیوی کے جلوس کے موقعہ پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں ۹ آدمی زخمی ہوئے۔ ۲ مفقود الخبر ہیں۔ ضلع ہزاری باغ میں بھی فساد ہو گیا۔ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے دو آدمی زخمی ہوئے گولی چلنے کے بعد ایک آدمی ہلاک کر دیا گیا

ناگپور ۱۷ اپریل۔ مقامی میونسپلٹی کے ۲۶ کانگرسی ممبروں نے سردار پٹیل کے فیصلہ کی تعمیل میں استعفیٰ دیدیا۔ کیونکہ سرکاری صدر کے ساتھ وہ تعاون نہ کر سکتے تھے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی